رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

جلد ۲۳	مورخہ ۱۹ ربیع الاوّل ۱۳۵۵ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۱۰ جون ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۸۶

فتنۂ احرار کا قلع قمع کرنے کیلئے جماعتِ احمدیہ ہر قربانی کیلئے تیار ہو جائے

ہر احمدی اپنے بھائی کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھے

یُوں تو جب سے احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت شروع کی ہے۔ اسی وقت سے ہر جگہ کے احمدیوں کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنانے اور ہر طرح تنگ کرنے میں مصروف ہیں۔ لیکن ان کی فتنہ پردازی کا زیادہ تر رُخ مرکز کی طرف رہا ہے۔ اور تمام بڑے بڑے احراری لیڈر اپنا سارا زور مرکزی جماعت کو دکھ دینے مشتعل کرنے اور فساد پھیلانے میں صرف کرتے رہے ہیں۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بیرونی مقامات کے احمدیوں پر بھی مظالم کو انتہا تک پہونچانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اور اس کے لئے سب سے پہلے وہ مقام منتخب کیا ہے۔ جسے اپنی اہمیت کے لحاظ سے ان کے نزدیک قادیان سے دُوسرا درجہ حاصل ہے۔ یعنی جناب چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کا وطن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ـــ وہاں کے قلیل التعداد احمدیوں کو اور خصوصًا جناب چودھری صاحب موصُوف کے خاندان اور املاک کو نقصان پہونچانے کے درپے ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ایک عرصہ کی شرارتوں۔ اشتعال انگیزیوں۔ اور فتنہ پردازیوں کے بعد حال میں ایک بہت بڑے ہجُوم نے جو قاتلانہ حملہ کیا۔ اور جس میں کئی ایک احمدیوں کو شدید طور پر زخمی کر دیا گیا۔ اور جناب چودھری صاحب موصُوف کے آبائی مکان میں گھس کر نقصان پہونچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ڈسکہ میں احرار کی شرارت کس قدر بڑھ چکی ہے۔ اور کتنی بے باکی کے ساتھ وُہ وہاں کے احمدیوں کو نقصان پہنچانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حکومت احرار کی کھلم کھُلا شرارتوں کا انسداد کرنے کی بھی ضرورت نہیں سمجھتی ؂

کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ جناب چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب اور آپ کے خاندان سے احرار کو جو دُشمنی اور عداوت ہے۔ وُہ کوئی چھپی ہوئی بات ہے۔ اور حکومت اس سے آگاہ نہیں۔ احرار ایک عرصہ سے جناب موصُوف کے خلاف نہایت شرمناک اور قابلِ مذمت رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور اپنی تقریروں اور تحریروں میں عوام کو ان کے اور ان کے تمام خاندان کے خلاف اشتعال دلاتے چلے آ رہے ہیں۔ اور یہ بھی واقعہ ہے۔ کہ ان کے وطن ڈسکہ میں احرار نے کچھ عرصہ سے مورچہ قائم کر رکھا ہے۔ وہاں پے درپے نہایت اشتعال انگیز تقریریں کی جاتی رہی ہیں۔ حتیٰ کہ احمدیوں کو قتل کر دینے کے لئے بھی کہا گیا۔ احمدیوں کے گھروں پر جا جا کر انہیں سخت تنگ کیا گیا یہ سب باتیں بذریعہ تحریر و تقریر حکومت کے نوٹس میں لائی گئیں۔ مگر نتیجہ کیا ہوُا۔ وُہی جس کی تفصیل کل اور آج کے پرچہ میں شائع کی جا رہی ہے۔ اور جو ہر ایک احمدی کے لئے نہایت ہی المناک ہے ؂

اس وقت تک کے پیش آمدہ واقعات سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں احرار نے ڈسکہ میں احمدیوں پر ظلم و ستم کرنے اور انہیں جانی اور مالی نقصان پہونچانے اور عزت کو برباد کرنے کے لئے بعینہٖ وُہی طریق عمل اختیار کر رکھا ہے جو انہوں نے قادیان میں اختیار کیا۔ وہاں حکومت بھی اسی طرح غافل اور مدہوش ہے جس طرح احمدی کے متعلق پہلے تھی۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس حد تک احمدیوں پر مظالم کی نوبت پہنچ جانے کا باعث حکومت کی صریح غفلت اور لاپرواہی ہے ؂

چونکہ ان حالات میں نہیں کہا جا سکتا۔ کہ احرار کی ستم شعاری کس قدر وسعت پذیر ہے۔ اور کہاں کہاں کے احمدیوں کو اس کا نشانہ بننا پڑے اس لئے ہم جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو اس طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ وُہ دشمن کے مقابلہ کے لئے پہلے سے بھی زیادہ ہوشیار اور چوکس ہو جائیں اور خدا تعالےٰ کی راہ میں ہر ایک قربانی پیش کرنے کے لئے پوری طرح تیار رہیں۔ دُشمن ذلیل و خوار ہو کر بحاذ بدتر ہوتا جا رہا ہے اور ساتھ ہی وحشت اور درندگی میں بڑھتا جا رہا ہے۔ ہمیں اسے ناکام بنانے کے لئے ایک طرف تو خدا تعالےٰ کے حضور سرِ نیاز رکھ دینا چاہیئے۔ اور اس سے خاص تائید و نصرت طلب کرنی چاہیئے۔ اور دوسری طرف جانی و مالی ایثار و قربانی میں آگے ہی آگے قدم بڑھانا چاہیئے۔ اوّل تو ہر احمدی کو یہ محسُوس کرتے ہوُئے کہ ڈسکہ کے احمدیوں پر احرار نے حملہ کر کے جو زخم لگائے ہیں۔ وُہ خود اس کے جسم پر لگے ہیں۔ کیونکہ مومن اپنے بھائی کی تکلیف کو اپنی تکلیف ہی سمجھتا ہے۔ بیدار ہو جانا چاہیئے اور ہر قسم کی سستی اور کوتاہی ترک کر کے ہمہ تن عمل بن جانا چاہیئے۔ ورنہ کم از کم یہ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ جو حالات ڈسکہ کے احمدیوں کو پیش آئے ہیں۔ ان کا اعادہ ہر جگہ کیا جا سکتا ہے۔ اور احرار اس کا تہیہ کر چکے ہیں۔

پس شیطنت اور وحشت کے اس سیلاب کو روکنے کے لئے جو احرار نے بیرونجات میں بہانا شروع کیا ہے۔ تمام جماعت کو دیوار آہنی بن جانا چاہیئے۔ اور نہ صرف مقامی حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر ایک مرکزی تحریک پر لبیک کہنے اور اُسے کامیاب بنانے میں پوری سرگرمی دکھانی چاہیئے۔ یاد رکھیئے۔ کسی احمدی کی کوئی قربانی ضائع نہیں جا سکتی احمدیوں کے خون کا ایک ایک قطرہ ایک بیج ہے۔ جو بویا جا رہا ہے۔ اور جو بے شمار پھل لائے گا۔ اور جماعت احمدیہ کا ایک ایک پیسہ اینٹ ہے۔ جو حق و صداقت کی عظیم الشان عمارت کی تعمیر میں لگائی جا رہی ہے۔ پھر فکر کس بات کا۔ اور تردد کس امر میں۔ پس ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ کمر ہمت باندھ کر اُٹھ کھڑا ہو۔ اس خطرہ کو پوری طرح محسوس کرے۔ جو ہر احمدی کے ارد گرد منڈلا رہا ہے۔ اور جانی و مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ کہ دُنیا میں امن قائم کرنے اور صداقت کی طرف بھولی بھٹکی مخلوق کو لانے کے لئے اس کی سخت ضرورت ہے ؛

ڈسکہ کے احمدیوں پر احرار کے قاتلانہ حملے کے خلاف

نیشنل لیگ قادیان کا احتجاجی جلسہ

احرار کی درندگی حکومت کی غفلت اور مجروحین کی ہمدردی کی قراردادیں

قادیان ۸ رجون۔ آج بعد نماز عشاء ساڑھے نو بجے مسجد ریتی چھلہ کے متصل میدان میں نیشنل لیگ قادیان کا ایک پبلک جلسہ زیر صدارت شیخ محمود احمد صاحب صدر نیشنل لیگ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عبدالرحیم صاحب نیر اور شیخ محمود احمد صاحب عرفانی اور شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نے پرجوش تقریریں کیں اور حسب ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔

شیخ رحمت اللہ صاحب نے حسب ذیل قرارداد پیش کی۔

(۱) نیشنل لیگ قادیان کا یہ جلسہ ڈسکہ کے احرار کے اس قاتلانہ حملہ کی پُر زور مذمت کرتا ہے۔ جو انہوں نے جناب چودھری شکر اللہ خانصاحب رئیس ڈسکہ اور دوسرے احمدی بھائیوں پر کیا۔ اور حکومت کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ نہ صرف حملہ آوروں کو گرفتار کر کے کیفر کردار کو پہنچائے۔ بلکہ ان فتنہ پرداز ملانوں کے خلاف بھی ضروری کارروائی کرے۔ جو اشتعال انگیزی کے ذریعہ اس حملہ کا اصل باعث ہیں۔ اور جن کی اشتعال انگیزیوں کے متعلق متعدد بار حکومت کو توجہ دلائی جا چکی ہے ؛

چودھری ظہور احمد صاحب نے حسب ذیل قرارداد پیش کی۔

(۲) نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس ڈسکہ کے محترم بھائیوں سے ان کی تکلیف کے متعلق دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوا ان کو یقین دلاتا ہے۔ کہ ان پر پڑنے والی ہر چوٹ کو ہم اپنے قلب و جگر پر محسوس کرتے ہیں۔ اور انہیں جس رنگ میں ہماری امداد اور خدمت کی ضرورت ہو۔ اس کے لئے مستعد اور تیار ہیں ؛

مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور مولوی فاضل نے حسب ذیل قرارداد پیش کی۔

(۳) نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس عام ڈسکہ کے زخم رسیدہ اور مظلوم بھائیوں کو اس امر پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں انہیں اپنا خون پیش کرنے کا موقعہ نصیب ہوا۔

مولوی غلام احمد صاحب نے حسب ذیل قرارداد پیش کی۔

(۴) ان قراردادوں کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ ذمہ دار حکام اور پریس کو نیز قرارداد ۲ و ۳ کی نقول جماعت احمدیہ ڈسکہ کو بھجوائی جائیں

تمام قراردادیں بالاتفاق آراء پاس ہوئیں۔ اور جلسہ رات کے گیارہ بجے دعا کے بعد ختم ہوا۔

اٹھوال میں نیشنل لیگ کا اہم جلسہ

۶ رجون کو موضع اٹھوال میں نیشنل لیگ کا اجلاس منعقد ہونا قرار پایا۔ جس میں شمولیت کے لئے قادیان سے شیخ محمود احمد صاحب صدر ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ گورداسپور بمعیت چودھری ظہور احمد صاحب جنرل سیکرٹری ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ و شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر رکن مجلس منتظمہ نیشنل لیگ صبح دس بجے کے قریب وہاں پہونچ گئے۔ اٹھوال کی نیشنل لیگ کے ممبروں نے گاؤں سے باہر قریباً ایک میل کے فاصلہ پر مہمانوں کا شاندار استقبال کیا۔ پانچ بجے شام زیر صدارت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی جلسہ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے چودھری ظہور احمد صاحب نے اپنا تحریری مضمون پڑھا۔ جس میں جماعت احمدیہ کے حالات کا ذکر کرنے کے بعد نیشنل لیگ کو اپنی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی ان کے بعد شاکر صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کی جس میں نیشنل لیگ کو عملی زندگی اختیار کرنے اور کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ پھر صدر صاحب نے تقریر کی جس میں گزشتہ دو سال کے عرصہ میں احراریوں نیز حکومت کے بعض غدار افسروں کی طرف سے جماعت احمدیہ پر مظالم کا ذکر کرنے کے بعد وہ پروگرام بالوضاحت بیان کیا۔ جو پنجاب کے گاؤں میں رائج کرنے کے لئے نیشنل لیگ کے مدنظر ہے۔ ان کی تقریر قریباً ۱½ گھنٹہ جاری رہی۔ اور اس کے اختتام پر دُعا کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔ اس موقعہ پر نیشنل لیگ دھرم کوٹ بگا۔ قلعہ لال سنگھ۔ ننگار۔ ڈھیر۔ کلانور ونجواں وغیرہ نواحی دیہات سے بھی ممبر بکثرت آئے ہوئے تھے۔ نیشنل لیگ کور کے والنٹیرز بھی آئے ہوئے تھے۔ جو بہت مستعد نوجوان ہیں۔ انہوں نے انتظام میں بہت امداد دی ۷ رجون علی الصباح ان کی پریڈ ہوئی۔ جس میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے شیخ محمود احمد صاحب نے ایک مختصر مگر برمحل تقریر کی ؛

پیامِ زندگی

زندگی کہتے ہیں جس کو کیا اسی کا نام ہے۔
کیوں ہوا غافل تو نادان یہ چھلکتا جام ہے
کس لئے آیا ہے تو دُنیا میں اور کیا کر چلا
صبح جب تیری ہوئی اس کی تو آخر شام ہے
وقت کے صادق کو تو نے دیکھ پہچانا نہیں
اب بھی آنکھیں کھول کر تو دیکھ تیرا کام ہے
ایک ہو جاؤ رہو مانند کنول کے آب میں
اہلِ ایماں کے لئے یہ ہی مرا پیغام ہے
آخرش یہ ہے دُعا عثماںؔ کی اے ربّ العلیٰ
جان جائے حق کی راہ میں یہ بڑا انعام ہے

(محمد عثمان۔ فلیمنگ روڈ۔ لاہور)

ڈسکہ میں احمدیوں پر احرار کے خونریز حملہ کی مزید تفصیلات

ہم روز نامہ " الفضل " کی وساطت سے متعدد بار یہ حقیقت ذمہ وار حکام کے کانوں تک پہونچا چکے تھے۔ کہ احرار کانفرنس ڈسکہ میں امن شکن اور منافرت انگیز تقاریر کے ذریعہ ڈسکہ کے مٹھی بھر احمدیوں کو قتل و غارت کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ نیز اس کے بعد بھی فیض الحسن آلو مہاری کئی بار ڈسکہ میں آیا۔ اور اُس نے یہاں کی فضا کو مکدر کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ چنانچہ اس نے ۱۹ اپریل کی شب کو تقریر میں کھلم کھلا کہا تھا۔ کہ مسلمانوں اپنی تلواریں خوب تیز کر لو۔ اور احمدیوں کے سر کاٹ کر رکھ دو۔ اور اگر موقعہ پڑے۔ تو حکومت کے خلاف بھی خوب زور و شور سے چلاؤ گا" یہ تقریر فیض الحسن نے کسی بند کمرہ میں نہیں کی تھی۔ اور نہ کسی لق و دق ریگستان میں تنہا کھڑے ہو کر کھجوروں کے درختوں کو مخاطب کر کے کی تھی۔ بلکہ ڈسکہ کے ایک عام جلسہ میں پولیس رپورٹر۔ اور دیگر ذمہ وار افسروں کی موجودگی میں نہایت دیدہ دلیری سے یہ باغیانہ اور مفسدانہ تقریر کی تھی۔ احمدیوں نے جب احرار کے مظالم اور اشتعال انگیزیوں کی انتہا دیکھی۔ تو امن پسند جماعت کی حیثیت سے ایک عام جلسہ کر کے حکومت تک اپنی مظلومیت کی داستان پہونچائی۔ اور ذمہ وار حکام سے انصاف اور انسانیت کے نام پر اپیل کی۔ کہ ایک مٹھی بھر مظلوم جماعت کو اکثریت کے پنجۂ ظلم سے نجات دلائی جائے۔ اور معاندین کی مفسدانہ اور قاتلانہ سازشوں کا قلع قمع کیا جائے لیکن ہماری تمام کوشش اور چیخ و پکار بے سود ثابت ہوئی۔ اور یہ انہی اشتعال انگیزیوں کا نتیجہ ہے۔ کہ آج سرزمین ڈسکہ پر احمدی خون نہایت بے دردی ظلم اور سفاکی سے بہایا گیا۔ اور ہر وہ انصاف پسند انسان جو اُسے سنیگا۔ اس سفاکی اور بے رحمی پر نفرین بھیجے بغیر نہ رہ سکے گا۔ کیونکہ وہ

(۱) ایک امن پسند جماعت کو مفسد و بدقماش اکثریت نے نشانۂ ظلم بنایا :-

(۲) جماعت احمدیہ کی معزز اور واجب الاحترام ہستیوں پر کلہاڑیوں۔ تلواروں اور لاٹھیوں سے قاتلانہ حملہ کیا گیا :-

(۳) نہتے اور اکّے دُکّے احمدیوں کو سفاکانہ طریق پر زدوکوب کیا گیا۔ اور احمدیوں کے مکانوں میں دروازے توڑ کر گھسنے کی کوشش کی گئی :-

(۴) ایک احمدی تاجر کی دوکان میں آگ لگانے کی کوشش کی گئی :-

(۵) خانۂ خدا میں گھس کر نمازیوں کو کلہاڑیوں اور لاٹھیوں سے زخمی کیا گیا۔ مسجد کے دروازے توڑے گئے اور احمدیوں پر خشت باری کی گئی :-

ایک منظم سازش

پھر یہ حادثہ کسی وقتی جذبہ یا جوش کا نتیجہ نہیں تھا۔ بلکہ ایک منظم سازش تھی۔ جس کی تنظیم میں احراری ایک مدت سے منہمک تھے۔ (اور ہنوز آمادۂ قتل و غارت ہیں) ۳ جون کو عید میلاد کا جلوس نکالنے کی آڑ میں احراری کئی دن سے چندہ جمع کرنے کے لئے مختلف ٹولیاں بنا کر دونوں ڈسکوں میں گشت لگاتے رہے۔ اور راتوں کو ٹولیاں بنا کر احمدیوں کے خلاف نہایت دل آزار اشعار پڑھے اور بزرگان سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے خلاف بلا حیا و شرم فحش کلامی کرتے رہے۔ بالخصوص احمدیوں کے مکانات کے سامنے تو ہر اشتعال انگیز حرکت کا ارتکاب کیا جاتا :-

آخر ۳ جون کو باہر سے مسلح دیہاتیوں کو لالچ دے کر فتنہ و فساد کی غرض سے بلایا گیا۔ اور مقامی احراری بھی تلواروں۔ کلہاڑیوں اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر جلوس میں شریک ہوئے۔ جلوس کا رویہ نہایت ہی اشتعال انگیز۔ غیر شریفانہ اور امن سوز تھا۔ اشعار نہایت ہی منافرت انگیز پڑھے گئے۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان پاک میں حد درجہ گستاخی کی گئی تھی :-

جلوس شہر کے بازار اور گلی کوچوں میں سے گزرتا ہوا جب چودھری شکر اللہ خان صاحب عزیز رئیس اعظم ڈسکہ کے مکان کے قریب پہونچا۔ تو وہاں ٹھہر گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی شان میں سخت ہرزہ سرائی۔ اور فحش کلامی کی۔ اشتعال انگیز نعرے لگائے۔ کمینہ سے کمینہ آوازے کسے گئے۔ تاکہ چودھری صاحب ممدوح مشتعل ہو کر مقابلہ پر آمادہ ہو جائیں۔ لیکن چودھری صاحب نے اپنے مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے فرمان کے ماتحت حیرت انگیز طریق پر اپنے جذبات کو قابو میں رکھا۔ اور اشرار کی خرافات و اہیات سے متاثر ہو کر مطلقاً کوئی حرکت نہ کی۔ جب احرار نے دیکھا۔ کہ مدعا و مقصد پورا نہیں ہوتا۔ تو ناچار وہاں سے روانہ ہو گئے۔ اور شہر کے دوسرے حصوں میں اپنی ناشائستہ حرکات کا مظاہرہ کر کے ہندو اور سکھ معززین کو بھی تنگ کرتے رہے۔ آخر ایک میدان میں پہونچکر احراری سرغنوں نے اپنے ساتھیوں کو لعنت و ملامت کی۔ کہ ان سے کچھ نہیں ہو سکا :-

آغاز فتنہ

عین اس وقت جبکہ احمدیہ مسجد ڈسکہ کلاں میں نماز باجماعت ہو رہی تھی۔ ایک شخص آیا۔ اور چودھری شکر اللہ خان صاحب کو آوازیں دینی شروع کر دیں۔ چودھری صاحب بھی جماعت میں شریک تھے۔ جب نماز ختم ہوئی۔ تو اس کی جانب متوجہ ہوئے۔ اور مسجد کی چھت پر سے بلانے کی وجہ دریافت کی۔ احراری نے اصرار کیا۔ کہ آپ مسجد سے باہر آ کر میری عرض سنیں۔ مجھے آپ سے ایک نہایت ضروری کام ہے۔ اس پر چودھری صاحب موصوف تنہا اور نہتے باہر گئے۔ اور احمدی نمازیوں کو تاکید کر گئے۔ کہ تم ہرگز باہر نہ آنا۔ جب آپ مسجد کی سیڑھیوں سے اُترے تو بہت سے احرار آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ اور مسجد کا محاصرہ کر لیا۔ وہ لاٹھیوں تلواروں اور کلہاڑیوں سے مسلح تھے۔ اور مسجد احمدیہ کے ساتھ آپ کے مکان کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ اس وقت ایک احراری نے آپ کے سر پر کلہاڑی ماری۔ جس سے گہرا زخم ہو گیا اور آپ چوٹ کی وجہ سے زمین پر گر پڑے۔ مگر ہمت کر کے کھڑے ہو گئے۔ پھر دوبارہ آپ کے سر پر کلہاڑی سے ضرب لگائی گئی جس سے آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے آپ کو اینٹ بھی ماری گئی۔ اور قریب تھا۔ کہ آپ کو قتل کر دیا جاتا۔ لیکن خوش قسمتی سے باقی نمازی دیوار پر سے کود پڑے۔ اور جان پر کھیل کر اپنے ایک بھائی کو موت کے مونہہ سے نکال کر لے گئے۔

دوسری واردات

اس حادثہ کے بعد جب ایک احمدی دوست مولوی محمد حسین صاحب مسجد کی جانب نماز ادا کرنے کے لئے آ رہے تھے تو ان کے مسجد کے قریب پہونچنے پر ایک احراری نے للکار کر کہا۔ دیکھو۔ یہ مرزائی ہے پکڑ لو جانے مت دو۔ قتل کر دو۔ اور پھر آگے بڑھ کر ان کے سر پر لاٹھی سے حملہ کیا۔ متعدد دیگر احراریوں نے حملہ کر کے شدید طور پر زدوکوب کیا۔ مولوی صاحب زخموں کی تاب نہ لا کر بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ زخم نہایت خطرناک ہیں اور حالت نہایت تشویشناک ہے۔

تیسری واردات

اس واقعہ کے بعد بھی احراری برابر محاصرہ کئے رہے۔ اور دو اور احمدی مستری رحیم بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ اور میاں محمد اسمٰعیل صاحب سکرٹری عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے آئے۔ تو احمدیہ مسجد کے قریب پہونچنے پر احراریوں نے ان پر بھی حملہ کر دیا۔ محمد اسمٰعیل صاحب بے ہوش ہو کر مسجد کی سیڑھیوں سے نیچے گر پڑے۔

مستری رحیم بخش صاحب پر ایک احراری نے تلوار سے حملہ کیا۔ مگر وہ وار بچا گئے۔ بہت سے احراریوں نے انہیں پکڑ لیا۔ اور کہا۔ کہ مسلمان ہو جاؤ۔ ورنہ قتل کر دیں گے۔ لیکن وہ جوں توں کر کے مسجد میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد احراریوں نے مسجد پر خشت باری شروع کر دی۔ اور جناب چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کے آبائی مکان اور مسجد کے دروازوں کو کلہاڑیوں سے اور اینٹیں مار مار کر توڑنا چاہا۔ اور اندر داخل ہونے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مگر وہ مکان میں داخل ہونے میں ناکام رہے۔ لیکن مسجد کے صحن میں داخل ہو گئے۔ اس وقت احمدی پناہ گزینوں نے مسجد کے اندرونی کمرہ کے دروازے بند کر لئے۔ اور سخت گرمی کے موسم میں رات کے بارہ بجے تک اندر ہی بند رہے۔ کیونکہ احرار کا محاصرہ جاری تھا۔ آخر بمشکل پولیس کو اطلاع دی گئی۔ اور پولیس کے آنے پر احرار منتشر ہوئے۔ دوسرے دن صبح سے پولیس نے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ کپتان صاحب پولیس سیالکوٹ سے بنفس نفیس ڈسکہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ نے کل موقعہ کا معائنہ کیا۔ آپ نہایت سرگرمی اور تندہی کے ساتھ تفتیش کر رہے ہیں۔

درخواست دُعا

تمام احباب جماعت ڈسکہ نے راقم الحروف (نامہ نگار الفضل) سے فرداً فرداً کہا ہے۔ کہ ہماری جانب سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اور تمام احمدی احباب سے مخلصانہ درخواست ہے۔ کہ ہمارے زخمی بھائیوں کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ نیز فتنہ احرار کے بڑھتے ہوئے ظلم کے متعلق بھی خدا سے دُعا کریں۔ خاصکر چودھری شکر اللہ خان صاحب کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دُعا کی جائے۔ کیونکہ احراری کمینے مدت سے آپ کو نقصان پہونچانے کی فکر میں ہیں:۔ (نامہ نگار خصوصی)

مولوی لال حسین اختر کا آریوں سے مناظرہ کرنے سے فرار

قصبہ ریاسی میں سناتن دھرم سبھا اور آریہ سماج کی طرف سے سالانہ اجلاس ہوتے رہتے ہیں۔ امسال بھی ہر دو سبھاؤں کے اجلاس منعقد ہوئے۔ اور حسب دستور سابق اسلام پر اعتراضات کئے گئے۔ مسلمانان ریاسی نے ان کے جوابات دینے کے لئے مولوی لال حسین اختر کو بلوایا۔ چنانچہ وہ ۶ ؍ جیٹھ سمت ۹۳ کو جبکہ آریہ سماج کا جلسہ ہو رہا تھا۔ پہونچ گیا۔ ۷ ؍ جیٹھ سمت ۹۳ کو مسلمانوں کی طرف سے منادی کرائی گئی۔ کہ مولوی مذکور شب کو سناتن دھرم سبھا اور آریہ سماج کے اعتراضات کے جوابات جامع مسجد میں دینگے۔ شب کو مولوی مذکور جب اس اعتراض کا کہ مسلمان بت پرست ہیں۔ جواب دینے کے لئے کھڑا ہوا۔ چند شلوک سنسکرت میں پڑھے یہ جتلانے کے لئے کہ گویا وہ سنسکرت کا عالم ہے۔ کچھ ستیارتھ پرکاش میں سے اور کچھ یجر وید میں سے حوالے پڑھے۔ اور ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ سماجی اور سناتنی دونوں بُت پرست ہیں۔ اور ساتھ ہی آریہ سماج کو چیلنج دیا۔ کہ وہ میرے ساتھ مناظرہ کرے۔ آریہ سماج کے سیکرٹری نے چیلنج کو منظور کرنے کا اعلان کر دیا اور کہا۔ کہ مناظرہ کی شرائط طے کر لیں۔ لال حسین نے جواب میں کہا۔ کہ شرائط کا طے کرنا انجمن اصلاح المسلمین کا کام ہے۔ سیکرٹری نے کہا۔ کہ چیلنج آپ نے دیا ہے۔ وہ کیوں شرائط کریں۔ لال حسین پر رعشہ طاری ہو گیا۔ اور لگے بغلیں جھانکنے اور اخیر تک سناہی پڑھتے رہے۔ اس مختصری تقریر کا پبلک پر بُرا اثر پڑا۔ مسلمان خفیف ہوئے۔ کہ مولوی نے ثابت تو یہ کرنا تھا۔ کہ مسلمان بت پرست نہیں۔ لیکن خوش کر گیا سناتنیوں کو۔

دوسرے روز سیکرٹری آریہ سماج نے لال حسین کو انجمن اصلاح المسلمین کی معرفت دو چٹھیاں مناظرہ کے شرائط طے کرنے کے متعلق لکھیں۔ ایک اردو میں اور دوسری سنسکرت میں سنسکرت کی چٹھی میں لکھا تھا۔ کہ اس کا جواب سنسکرت میں دیا جائے۔ مولوی نے ان چٹھیوں کا تحریری جواب تو کوئی نہ دیا۔ البتہ رات کو اپنی تقریر میں کہا۔ کہ سنسکرت کی چٹھی اس لئے لکھی گئی ہے۔ کہ آیا میں سنسکرت جانتا ہوں یا نہیں۔ چٹھی لکھنے والا میرے سامنے آئے۔ اگر میں چٹھی پڑھ دوں تو کیا وہ مسلمان ہو جائے گا۔ یا مبلغ -/۵۰۰ نقد میز پر رکھے گا؟ چند منٹ کے بعد سیکرٹری نے جواب دیا۔ کہ آپ ایک طرفہ شرط لگاتے ہیں۔ اگر آپ نے چٹھی پڑھ دی۔ تو -/۵۰۰ آپ کے پیش کر دیا جائے گا۔ مولوی نے جواب دیا۔ کہ اسی وقت کیوں اعلان نہیں کیا گیا۔ سیکرٹری نے کہا۔ یہ عجیب سوال ہے۔ ابھی تو چند منٹ گزرے ہیں۔ اور آپ کی تقریر بھی جاری ہے۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اور لوگوں نے بھانپ لیا۔ کہ مولوی سنسکرت سے کورا ہے۔ یونہی ڈینگیں مار رہا ہے۔

تیسرے روز لال حسین صبح ہی وہاں سے فرار ہو گیا۔ حالانکہ مسلمانوں نے کہا۔ کہ دو چار روز اور ٹھیر جاؤ۔ اب آریہ سماجی مسلمانوں کو للکار رہے ہیں۔ کہ لاؤ اپنے مولوی کو اور ہم سے مناظرہ کرو۔ مسلمان بیچارے پریشان ہیں۔ کہ کیا کریں:۔ (نامہ نگار)

یوم تحریک جدید ۲۸ ؍ جون ۱۹۳۶ء کو منایا جائے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال اعلان فرمایا تھا۔ کہ سال میں دو مرتبہ کوئی دن مقرر کر کے اس میں تمام احباب جماعت خورد و کلاں عورتوں مردوں کے روبرو تحریک جدید کے انیس مطالبات بیان کئے جایا کریں چنانچہ اس کے متعلق دو مرتبہ یوم تحریک جدید منایا گیا ہے۔ اس سال کے واسطے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ ؍ جون ۳۶ء کا دن مقرر فرمایا ہے۔ لہٰذا جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس دن اپنی اپنی جگہ پر نہایت وسیع پیمانہ پر ایسے جلسوں کا انتظام کریں۔ اور خواہ مختلف اشخاص کے ذریعہ اور خواہ زیادہ تعداد میں موزوں اصحاب لیکچروں کیلئے نہ مل سکیں۔ تو کسی ایک صاحب کی تقریر کے ذریعہ سنائیں

چندہ تحریک جدید کے متعلق زمیندار جماعتوں کا فرض

چندہ تحریک جدید اگرچہ نفلی اور طوعی قربانی ہے۔ مگر نوافل کے ادا کرنے میں ہی ہمیشہ زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ اسی طرح چندہ تحریک جدید میں شمولیت کے لئے بھی نہ صرف کسی کو مجبور نہیں کیا گیا بلکہ بظاہر حالات زیادہ دے سکنے والے احباب کو بھی ان کے کم دینے کی صورت میں یہ کہنے کی بھی اجازت نہیں۔ کہ آپ نے کیوں حسب حیثیت چندہ نہیں دیا۔ تا انکے ثواب میں کمی نہ آئے۔ بعض کا چندہ جن دوستوں نے اس خیال سے لکھایا تھا۔ کہ فلاں آمدنی سے ادا کریں گے۔ انہوں نے تو بہرحال اپنے وعدہ کو پورا کیا ہے۔ بلکہ بعض نے قرض لے کر بھی پورا کیا ہے۔ کیونکہ جو چندے نوافل کے طور پر اپنی مرضی کے ساتھ لکھائے جاتے ہیں۔ انہیں مخلصین فوراً پورا کرنے کی سعی کرتے رہیں۔ اور ان کے ذہن میں یہ ایک ہی بات ہوتی ہے۔ کہ ہمارا وعدہ ایسا اٹل ہے۔ کہ اگر پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے۔ تو ٹل جائے۔ مگر ہم اپنے وعدہ سے ٹل نہیں سکتے۔ ایسے لوگوں کی خدا تعالےٰ اپنے پاس سے مدد کرتا اور ان کی نصرت و تائید کرتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی خصوصاً زمیندار احباب کو یاد دلایا جاتا ہے کہ چندہ تحریک جدید جس کا وعدہ انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور خوشی سے کیا ہے۔ اس کے متعلق کارکنان اور وعدہ کرنے والے احباب سے یہ درخواست کیجا رہی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔ پس سوال جلد سے جلد ادا کرنے کا ہے۔ ورنہ آخر تک وعدوں کے پورا ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔ اب جبکہ دشمن اپنے سارے لاؤ لشکر سمیت احمدیت اور اسلام پر حملہ آور ہے۔ اور اسلام اور احمدیت مخلصین سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ پھر ۱۵ ؍ مئی ۳۶ء کا وہ خطبہ جمعہ بھی آپ کے سامنے آ چکا ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ مومنوں کے دلوں کو ہلا دینے کے لئے کافی ہے۔ ضروری ہے کہ آپ کے ذمہ اگر چندہ تحریک جدید کی قسط یا سالم رقم واجب الادا ہے۔ تو فوراً اپنے سیکرٹری مال کو ادا کر دیں۔ یا اگر کسی وجہ سے مناسب نہ ہو۔ تو براہ راست مرکز میں ارسال فرمائیں۔ لیکن اپنی جماعت کا حوالہ کوپن پر لکھدیں۔ تا اپنے محل پر درج ہو سکے:۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

چوہدری حسین علی سابق مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ

کے خلاف

ہرجانہ کا مقدمہ

گواہانِ استغاثہ کی شہادتیں

لاہور ۶ر جون۔ خان صاحب چوہدری حسین علی مجسٹریٹ بٹالہ اور شیخ صالح محمد سابق سب انسپکٹر بٹالہ حال تھانہ انارکلی لاہور کے خلاف آنریبل رائے بہادر رام سرن داس کی طرف سے دائر کردہ ہرجانہ کا دعوےٰ مسٹر ملکھراج بھاٹیہ سب جج درجہ اول کی عدالت میں سماعت کے لئے پیش ہوا۔ رائے بہادر کی طرف سے لالہ شام لعل ایم۔ ایل۔ اے اور علیم کی طرف سے رائے بہادر پنڈت جوالا پرشاد پیش ہوئے۔

دیوان بہادر کشن کشور نے شہادت دیتے ہوئے کہا۔

میں رائے بہادر رام سرن داس کو جانتا ہوں۔ وہ کونسل آف سٹیٹ کے ممبر ہیں۔ اور لاکھ پتی ہیں۔ ڈیڑھ سال کے قریب عرصہ ہوا میں بازار سے گزر رہا تھا۔ کہ ایک اخبار فروش ڈبی بازار میں آوازے لگا رہا تھا۔ کہ رائے بہادر رام سرن داس کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے۔ لوگ حیران تھے اور پوچھ رہے تھے۔ کہ یہ کیا ہوگا۔ میں خود حیران تھا۔ کہ انہوں نے مجلس قانون ساز کا ممبر ہوتے ہوئے قانون شکنی کی۔ مجھے بھی خیال پیدا ہوا۔ کہ رائے بہادر نے کوئی جرم کیا ہے۔ اور میرے دل میں ان کے خلاف جذبہ پیدا ہو گیا۔ بزنس حلقوں میں اس بات سے رائے بہادر کی بہت بے عزتی ہوئی۔ میں کچھ عرصہ کے بعد رائے بہادر سے ملا۔ وہ اپنی بے عزتی محسوس کر رہے تھے۔ اور گھبرائے ہوئے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے۔ کہ کیا بتائیں میں موٹر میں بھی نہیں تھا۔ اور وارنٹ جاری ہو گئے۔

بجواب جرح دیوان بہادر نے کہا۔

کہ میں سیر سے ساڑھے سات بجے صبح کے قریب واپس آ رہا تھا۔ جب میں نے ایک اخبار فروش کو آوازے لگاتے دیکھا۔ میں نے اپنی کار ٹھہری نہیں کی۔ اخبار فروش لڑکا ڈبی بازار سے کشمیری بازار کی طرف جا رہا تھا اس وقت اس لڑکے کے ساتھ کوئی آدمی نہیں تھا۔ ضروری نہیں کہ ڈبی بازار نو بجے کھلتا ہو۔ بازار سات بجے کے قریب کھل جاتا ہے۔ میں نے اپنا آدمی اخبار خریدنے کے لئے بھیجا۔ لیکن اخبار نہ ملا۔ میں نے اسی وقت بازار میں کار ٹھہرا کر اخبار نہیں خریدا۔ کیونکہ میں سیر جاتے وقت اپنی جیب میں کوئی پیسہ نہیں لے جایا کرتا۔ میں نے اس وقت اپنے شوفر کو بھی نہیں کہا۔ کہ مجھے پیسے ادھار دے۔ اور میں اخبار لے لوں۔ میں نے اسی دن اخبار پڑھا۔ یاد نہیں کہ وہ کونسا اخبار تھا۔ یہ خبر پڑھ کر رائے بہادر رام سرن داس کے لئے میری نظروں میں عزت کم ہو گئی۔ جب وہ بری ہو گئے۔ تو میری نظروں میں پہلی سی عزت ان کے لئے ہو گئی۔

سوال۔ جب آپ نے پہلے خبر پڑھی تو رائے بہادر کی گذشتہ ہسٹری اور پوزیشن کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ رائے بہادر نے ضرور کوئی جرم کیا ہوگا۔

جواب۔ ہاں جب میں نے اس خبر کو پڑھا۔ تو میں نے خیال کیا۔ کہ رائے بہادر نے ضرور کوئی جرم کیا ہوگا۔ اور تبھی ان کے خلاف وارنٹ جاری ہو گیا ہوگا۔ گواہ نے مزید کہا مجھے یہ خیال پیدا نہیں ہوا۔ کہ رائے بہادر کے خلاف کسی غلط فہمی سے وارنٹ جاری ہو گئے ہوں۔ یا وہ بطور گواہ کسی مقدمہ میں طلب کئے گئے ہوں۔ اور پیش نہ ہوئے ہوں۔ یا کسی غلط رپورٹ کے طور پر وارنٹ جاری ہو گئے ہوں۔

سوال۔ آپ ۲۸ سال تک مجسٹریٹ رہے ہیں۔ آپ نے فوراً یہ نتیجہ کیوں نکال لیا۔ کہ رائے بہادر نے ضرور جرم کیا ہوگا؟

جواب۔ میں کافی احتیاط اور غور کے بعد وارنٹ جاری کیا کرتا تھا۔ اس کیس میں بھی میں نے سوچا۔ کہ وارنٹ کافی غور کے بعد جاری ہوا ہوگا۔

گواہ نے مزید کہا کہ ضروری نہیں کہ وارنٹ گرفتاری پر ہی ملزم کو سزا دی جائے کئی لوگ بعد میں بری بھی ہو جاتے ہیں۔ جس کے خلاف وارنٹ جاری کئے جائیں اس سے یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ اس شخص نے جرم کیا ہے۔ گواہ نے کہا کہ جن کے خلاف وارنٹ جاری ہوتے ہیں۔ اس سٹیج پر وہ شخص مجرم ثابت نہیں ہوتا۔ میں نے اس خبر کو پڑھ کر یہی سمجھا۔ کہ رائے بہادر کے خلاف Prima Facie کیس ہے اور انہوں نے ضرور کوئی جرم کیا ہوگا۔ یہ میرے دل کی حالت تھی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں اس روز رائے بہادر کے پاس کیوں نہیں گیا۔ مجھے معلوم نہیں تھا۔ کہ وہ کہاں تھے۔ نہ میں نے انہیں خط لکھا۔

لالہ لال چند پوری نے بیان کیا۔ کہ رائے بہادر رام سرن داس پنجاب میں بڑی پوزیشن رکھتے ہیں۔ میں نے اخبار پڑھا کہ رائے بہادر کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے۔ میں نے خیال کیا۔ کہ رائے بہادر کی بڑی بے عزتی ہوئی ہے۔ اتنے بڑے آدمی کے وارنٹ جاری ہو گئے۔ شہر کے بیوپاری لوگ مجھ سے پوچھنے آئے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ یہ خبر پڑھ کر میں رائے بہادر سے ملا۔ وہ افسوس کر رہے تھے۔ اور گھبرائے ہوئے بھی تھے۔ وہ محسوس کر رہے تھے۔ کہ بہت بے عزتی ہوئی ہے۔ بجواب جرح گواہ نے کہا۔ کہ رائے بہادر بزنس کرتے ہیں۔ ان کی ملز ہیں۔ کئی فرموں کے حصے دار ہیں۔ کئی کمپنیوں کے ڈائرکٹر ہیں۔ اور بنکوں سے ان کا تعلق ہے جو بزنس کرنے والے آدمی مجھ سے پوچھنے آئے۔ وہ شہر کے دوکاندار وغیرہ ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان میں سے کسی کا لین دین رائے بہادر کے ساتھ تھا یا نہیں مقدمہ آئندہ پیشی پر ملتوی ہوا۔

زراعت پیشہ اقوام کے متعلق ہائی کورٹ لاہور کا ایک تازہ فیصلہ

حال میں لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے ایک رولنگ دیا ہے۔ جو تسلیم شدہ زراعت پیشہ اقوام کے افراد کے لئے بہت دلچسپی رکھتا ہے۔ فاضل ججان نے کہا کہ اگرچہ ادائیگی قرضہ کے لئے کسی اراضی کی قرقی یا فروخت کے متعلق ڈگری دی جا چکی ہو۔ لیکن اگر ڈگری کے اجراء کی کارروائی کے دوران میں یہ ثابت ہو جائے۔ کہ مدیون (مقروض) کسی تسلیم شدہ زراعت پیشہ قوم کا فرد ہے تو ڈگری کے اجراء سے انکار کیا جا سکتا ہے۔ یہ رولنگ ایک ایسے مقدمہ میں دیا گیا۔ جس کا فیصلہ دراصل سب جج حصار نے کیا تھا۔ یہ مقدمہ رہن کے ایک مقدمے کا شاخسانہ تھا۔ جس میں مدعی ایک ساہوکار جھجو رام تھا۔ اسے اپنے مقروض منظفر احمد کی زمین کی فروخت کے لئے ڈگری مل چکی تھی۔ اس اثنا میں کہ ڈگری کے اجرا کی کارروائی اسی عدالت میں شروع تھی۔ منظفر احمد کی قوم قانون انتقال اراضی پنجاب کے ماتحت زراعت پیشہ تسلیم کر لی گئی۔ جب یہ امر عدالت کے نوٹس میں دیا گیا۔ تو عدالت نے یہ فیصلہ کر دیا۔ کہ زمین فروخت نہیں ہو سکتی۔ اس فیصلے کو ڈسٹرکٹ جج حصار نے بحال رکھا۔ جھجو رام نے ہائی کورٹ کی طرف رجوع کیا۔ جہاں یہ معاملہ مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ کے سامنے پیش ہوا۔ آپ نے ان متضاد فیصلہ جات کے پیش نظر جو اس بارے میں اس سے پیشتر دیئے جا چکے تھے۔ اس مقدمے کو عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے پاس بھیجدیا۔ ڈویژن بنچ نے جو مسٹر جسٹس ایڈیسن اور مسٹر جسٹس عبدالرشید پر مشتمل تھا۔ یہ رولنگ دیا۔ کہ ڈگری کے اجرا کی کارروائی کے دوران میں عدالت پر قانون انتقال اراضی کی دفعہ ۱۶ کی پابندی لازم آتی ہے۔ جو ایک تسلیم شدہ زراعت پیشہ شخص کی زمین اور ادائیگی قرضہ کے سلسلہ میں فروخت ہونے سے بچاتی ہے۔ فاضل ججان نے بخشی ٹیک چند کی رائے کو رد کر دیا۔ جو انہوں نے اس سے پیشتر قائم کی تھی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے لالہ شمیر چند اور مسٹر آر۔ ایل۔ آنند پیروکار تھے۔ اور مدیون کی طرف سے سید محسن شاہ ایڈووکیٹ مقدمے کی پیروی کر رہے تھے۔

کیا شہید گنج میں مزار شاہ کاکو کا کوئی وجود نہیں؟

مسجد شہید گنج کے متعلق حال میں جو فیصلہ ہوا ہے۔ وہ بھی مسلمانوں کی توقعات کے بالکل خلاف ہے۔ لیکن مزار شاہ کاکو کے وجود کو جس طرح بے نام و نشان قرار دیا گیا ہے۔ اس نے تو ہر غیر جانب دار شخص کو بھی حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک نہایت ذمہ دار اور معزز گواہ کی حلفیہ شہادت دلچسپی سے پڑھی جائے گی۔ یہ گواہ سردار صاحب سردار نریندر سنگھ صاحب سابق سٹی مجسٹریٹ لاہور ہیں۔ انہوں نے عدالت میں بیان کیا۔

گذشتہ جون کے اواخر میں حسب الحکم صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب میں شہید گنج کو گیا۔ میں نے اس مقبرہ کا معائنہ کیا۔ جو شہید گنج کے علاقہ میں تھا۔ وہاں کئی مسلمانوں اور سکھوں کو میں نے موجود پایا۔ مسلمانوں میں مسٹر غنی ڈاکٹر شجاع اللہ اور سید عنایت شاہ صاحب آف سیاست موجود تھے۔ سکھوں میں سردار تارا سنگھ ملزم بھی موجود تھا۔ ایک چار دیواری تھی۔ جس کے اندر ایک تعمیر مزار نما تھی جس پر سفیدی ہو چکی تھی۔ اور وہ اینٹوں اور چونے سے بنی ہوئی تھی۔ جہاں تک میری یاد کام کرتی ہے۔ مزار نما تعمیر اور دیوار کے مابین جو جگہ تھی۔ وہ بھی پکی بنی ہوئی تھی۔ چار دیواری کی جنوبی دیوار میں سے مقبرہ تک جانے کے لئے راستہ بنا ہوا تھا۔ یہ چار دیواری کوئی دو یا تین فٹ بلند تھی۔ مزار کے سر کی طرف بیری کا ایک درخت بھی تھا۔ یعنی یہ درخت چار دیواری کے جنوب کی طرف تھا۔ مسلمان کہتے تھے۔ کہ جنوبی دیوار میں سے کچھ نکال لئے گئے تھے۔ لیکن مجھے دروازہ کے اکھاڑنے کے لئے کوئی تازہ نشان نظر نہ آئے۔ میں نے یہ دیکھا۔ کہ جنوبی دیوار میں سے کچھ اینٹیں نکالی گئی تھیں۔ اور دو ایک اینٹیں ڈھیلی ہو رہی تھیں۔ بیری کی جڑ کے پاس کچھ دیئے رکھے ہوئے تھے۔ مسلمانوں نے جو الزام بھی لگائے وہ سکھوں کی موجودگی میں لگائے۔ سکھوں نے الزام کی صحت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ کہ انہوں نے مزار کو چھیڑا ہوا تھا۔ یہ بات تارا سنگھ نے کہی۔ جو سکھوں کے نمائندہ کی حیثیت سے بات کر رہا تھا۔ اس نے کہا۔ کہ مجھے حالات (انہدام مزار) کا کوئی علم نہیں۔ باقی سکھ بالکل خاموش کھڑے رہے۔ مسلمانوں میں جوش کے آثار نظر آتے تھے۔ میں نے فریقین سے کہا کہ وہ چار چار یا پانچ پانچ نمائندے اسی روز میری عدالت کے کمرہ میں بھیج دیں۔ جو وہاں آپس میں ملیں۔ اسی دن ڈاکٹر شجاع اللہ مسٹر غنی۔ سید عنایت شاہ صاحب اور جعفر علی خان صاحب مسلمانوں میں سے اور تارا سنگھ ویسا کھا سنگھ اور تین یا چار اور سکھ صاحبان سکھوں کی طرف سے میرے کمرے میں جمع ہوئے۔ دونوں جماعتوں میں کچھ بحث ہوئی۔ میں نے مشورہ دیا کہ مزار تک راستہ کے حق کا سوال یا تو باہمی سمجھوتہ سے طے ہو یا اس کے لئے دیوانی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے۔ اور میں نے یہ بھی مشورہ دیا۔ کہ جہاں تک مزار کا تعلق ہے۔ اس کو مرمت کر کے اصلی حالت پر لایا جائے۔ اور جب تک معاملہ باہمی سمجھوتہ سے یا عدالت میں جا کر طے نہ ہو جائے۔ مزار کو اس کی پہلی حالت پر رہنے دیا جائے۔ سردار تارا سنگھ اور مسلمان دونوں نے اس مشورہ کو مان لیا۔ لیکن تارا سنگھ نے اپنی حالت کی یہ کہہ کر توضیح کی کہ اگرچہ ذاتی طور پر یہ فیصلہ اسے پسند تھا۔ تاہم اس کے لئے لازم تھا۔ کہ وہ اس معاملہ کو مقامی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے روبرو پیش کرے۔ لہٰذا میں نے مزار کو اصلی حالت پر لانے کے لئے ایک ہفتہ کی مہلت دیدی جو سکھ حاضر تھے۔ ان میں سے اکثر پربندھک کمیٹی کے ارکان تھے۔ لہٰذا مجھے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ میرے مشورہ کو منظور کرانا کچھ مشکل نہ ہوگا۔ تارا سنگھ کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے اس مشورہ کو عملی جامہ پہنانے کا ذمہ دار تھا۔ دونوں فریق یہ خیال لے کر رخصت ہوئے۔ کہ ہر دو امور کے متعلق جو فیصلے ہوئے ہیں۔ ان پر عمل ہوگا۔ میں نے اس تصفیہ کی رپورٹ بصیغہ راز صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں بھیج دی۔

اس کے بعد مجھے اس معاملہ کا کوئی حال معلوم نہیں ہوا۔ تا آنکہ مسجد کے متعلق ایجی ٹیشن زور سے شروع ہو گیا۔

مسجد کے گرنے سے کچھ عرصہ بعد پولیس سے ایک ایسی رپورٹ موصول ہوئی جس کی وجہ سے میں افسران پولیس کے ہمراہ شہید گنج کو گیا۔ اس وقت وہاں مقبرہ کا نشان تک باقی نہ تھا۔ اور جس حصہ میں یہ مزار تھا۔ اس پر کوڑے کرکٹ کا بہت اونچا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ تارا سنگھ وہاں موجود تھا اس نے مزار کے انہدام میں شخصی طور پر خود کوئی حصہ لینے کے الزام کی تردید کی۔ جو لوگ وہاں موجود تھے۔ اس نے ان سے بھی یہ سوال پوچھا۔ ان سب نے انہدام مزار کے واقعہ سے اپنی ناواقفیت کا اظہار کیا معلوم ہوتا تھا۔ کہ جو کچھ ہوا ہے۔ اس سے تارا سنگھ بے حد خفا ہے۔ اس کے بعد میں کوتوالی کو واپس چلا گیا۔

اگست ۱۹۳۵ء میں مجھے پھر صاحب ڈپٹی کمشنر کی طرف سے اطلاع ملی۔ کہ مزار کے موقعہ پر کچھ آدمی از سر نو مصروف عمل ہیں۔ میں تھانہ نولکھا کے انسپکٹر کے ساتھ فی الفور شہید گنج کو گیا۔ میں وہاں صبح کے وقت گیا تھا۔ مزار کے مقام پر کوڑا پڑا تھا۔ مگر وہ کوئی ایک فٹ گہرا تھا۔ ایک آدمی کسی سے زمین کھود رہا تھا۔ تین آدمی ٹوکریاں لئے ہوئے کام کر رہے تھے۔ اور ایک عورت زمین کو ہموار کر رہی تھی۔ چونکہ وہ قبر کے مقام کو کھود رہے تھے۔ لہٰذا میں نے ان کی گرفتاری کا حکم دیا۔ یہی لوگ کام کر رہے تھے۔ مگر دوسرے آدمی ان کے پاس کھڑے تھے۔ اس کے بعد تھانہ میں جا کر مجھے معلوم ہوا۔ کہ جن دو آدمیوں کے پاس ٹوکریاں تھیں وہ غائب ہو گئے۔

دوسرے روز میں پھر موقعہ پر گیا۔ تاکہ کوڑا کرکٹ کو صاف کراؤں۔ اور دیکھوں کہ قبر کا کوئی نشان تا حال موجود بھی ہے۔ یا نہیں۔ مسلمانوں میں سے مجھے وہاں ڈاکٹر شجاع اللہ اور سید عنایت شاہ صاحب نظر آئے۔ سکھوں میں سے تارا سنگھ وہاں موجود تھا۔ چار دیواری کے باقی ماندہ حصہ کو اور سیمنٹ کے بچے کھچے ٹکڑوں کو کھود دیا گیا۔ اس کے بعد مقام مذکور کے فوٹو لئے گئے اور مسٹر فریک نے وہاں پہنچ کر نوٹ لئے۔

جرح کے جواب میں گواہ نے کہا۔ کہ جب میں نے اول مرتبہ اس جگہ کا معائنہ کیا اور میں نے دیکھا۔ کہ دیوار کا ایک حصہ گرا ہوا ہے۔ تو اس وقت تارا سنگھ نے یہ نہیں کہا تھا۔ کہ کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہے۔ اس وقت اس نے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ کہ وہ مزار کو اس کی اصلی حالت کے مطابق مرمت کرا دے گا۔ چار دیواری پر میں نے جو اینٹیں کھلی پڑی دیکھی تھیں وہ جدید طرز کی تھیں۔ یعنی چوڑی تھیں۔ یہ معلوم نہیں ہوتا تھا۔ کہ باقی دیواروں کو بھی کسی نے چھیڑا ہے۔ جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔ ان کے نام موقعہ واردات پر نہیں پوچھے گئے تھے۔ میں نے ان سے یہ نہیں پوچھا کہ تم لوگ کیا کر رہے ہو۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ جو تین آدمی ٹوکریاں لئے ہوئے تھے میں نے ان میں سے کسی کو زمین سے ٹوکریاں اٹھاتے نہیں دیکھا۔ لیکن اس امر کے متعلق میرے دل میں کوئی شبہ نہ تھا۔ کہ یہ لوگ کھدائی کے سلسلہ میں ٹوکریاں استعمال کر رہے ہیں۔ وہ مزار سے کوئی دو تین قدم کے فاصلہ پر کھڑے تھے۔ جو لوگ ٹوکریاں لے کر فرار ہو گئے تھے۔ بشرط ضرورت ان کا سراغ لگانے کا کام میں نے پولیس کے لئے چھوڑ دیا تھا۔

جماعت احمدیہ وزیر آباد کا سالانہ جلسہ

۱۷، ۱۸ر جون ۱۹۳۶ء کو جماعت احمدیہ وزیر آباد کا سالانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ ارد گرد کے احباب کو نہ صرف خود بکثرت شامل ہونا چاہیئے۔ بلکہ حق پسند احباب کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مولوی فاضل اپنی سندات لے لیں

ان طلباء کی سندات آ چکی ہیں۔ جنہوں نے ۱۹۳۵ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا لہٰذا ان کو دو ماہ کی مہلت دی جاتی ہے کہ وہ اس عرصہ میں اپنی سندات دفتر جامعہ احمدیہ سے وصول کریں۔ ورنہ اس عرصہ کے گذر جانے کے بعد کسی کا یہ عذر نہ سنا جائیگا کہ مجھے سند نہیں ملی۔

لوہاروں اور ترکھانوں کی فوری ضرورت

سنڈیکیٹ کی جو اراضیات سندھ میں ہیں۔ ان میں ابھی تک لوہار اور ترکھان کا انتظام نہیں ہے۔ اگر کوئی احمدی لوہار اور ترکھان سندھ میں جا کر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تو اپنے مقامی پریذیڈنٹ یا امیر کے واسطہ سے دفتر سکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان میں اپنی درخواست بھجوا دیں۔ ان کے لئے پنجاب کے دیہاتی طریق پر سیپ کے رنگ میں انتظام ہوگا۔ جس سے وہ اگر محنت اور دیانتداری کے ساتھ کام کریں۔ تو کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ خاص حالات میں انہیں کاشت کی اجازت بھی دی جا سکے گی۔ فی الحال تین ترکھانوں اور تین لوہاروں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔

سکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان

داخلہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۲۸ رجولائی ۱۹۳۶ء سے ۴ر اگست ۱۹۳۶ء تک ہوگا۔ لہٰذا داخلہ کی درخواستیں بنام پرنسپل طبیہ کالج علی گڑھ ۱۵ جولائی ۱۹۳۶ء تک پہونچ جانی چاہئیں۔ اور امیدوار کو دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ مقررہ تعداد کے پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا۔ پراسپکٹس پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر سے مفت طلب کیجئے۔

عطاء اللہ بٹ پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

سُرمہ نُور (رجسٹرڈ)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ سرموں کا سرتاج نہائت ہی قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ ضعف بصر دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پانی بہنا۔ اندھراتا۔ سرخی وغیرہ کو دور کر کے نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے نمونہ چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ قیمت فی تولہ دو روپے چھ ماشہ ایک روپیہ۔

شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

”ہر قسم کا کرکٹ بلیں“

ہم سے خریدیئے۔ ہماری قیمتیں مناسب اور مال تازہ آیا ہوا اور نہائت اچھا ہوگا۔ ہم براہ راست یورپ امریکہ اور جاپان سے مال منگاتے ہیں۔ ایک مرتبہ منگانے سے آپ مستقل خریدار بن جائیں گے۔

پتہ

ویسٹرن امپوٹرز لمیٹڈ جینا بائی بلڈنگ مسجد بندر روڈ بمبئی نمبر ۳

Western Importers Limited
Jana Bai Building
Masjid Bunder Road Bombay 3

مرگی اور ہسٹیریا کا خاص علاج

اگر دورہ پہلی بار ہی کم نہ ہو۔ یا رک نہ جائے۔ تو قیمت واپس مرگی خواہ کسی قسم کی اور ہسٹیریا دونوں امراض کتنی دیرینہ کیوں نہ ہوں۔ ان کا معجز نما علاج ہے۔ چند دن کے اندر صحت میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ اطمینان کریں۔ علاج شروع کر دیں۔ مفصل دوائی کے ہمراہ چھپا ہوا ہوگا۔ قیمت دوائی للعہ۔ مریض کی عمر مرض کی مدت و دیگر ضروری باتیں لکھ کر بھیجدیں۔

المشتہر۔ **ڈاکٹر عبد الرحمن ایل۔ ایم۔ پی اینڈ ایل سی۔ پی۔ ایس موگا پنجاب**

جدید کشیدہ کاری

خواتین مشرق کیلئے ایک تحفہ جمیل

معزز خواتین و خوش سلیقہ بیبیاں جو کشیدہ کاری کا شوق رکھتی ہیں [illegible] کے لئے کافی روپیہ [illegible] انگلستان کے بہترین آرٹسٹوں سے [illegible] [illegible]

قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

منیجر دی ماڈرن پبلشنگ ہاؤس گجرات پنجاب

امراض پوشیدہ

اور

امراض دیرینہ

ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے۔ مختلف علاج اور انجکشن سے بیماری کو پیچیدہ نہ بنایئے انجکشن سے مرض خطرناک صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی کو مرض میں مبتلا پاویں۔ تو میرا تعارف کرا دیجئے۔

ایم۔ ایچ احمدی چتوڑگڑھ میواڑ

جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

تریاق دماغ۔ یہ دوا دل و دماغ کو بیحد تقویت پہونچاتی ہے۔ اگر امتحان میں اول نمبر ہو۔ اگر مدبر و عقلمند بننا ہو۔ اگر جج بیرسٹر اور قانون دان بننا ہو۔ سائنس میں درجہ کمال پر پہونچنا ہو۔ تو **تریاق دماغ** استعمال کیجئے۔ تریاق دماغ سے کیسا ہی کند ذہن۔ غبی انسان ہو۔ نہائت ذہین بن سکتا ہے۔ دل و دماغ کے قوت پہونچانے میں لاثانی دوا ہے۔ جس کا ہزاروں آدمی تجربہ کر چکے ہیں۔ استعمال کر کے دیکھئے۔ اختلاج قلب کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت ۲۔

اکسیر بانجھ وہ بانجھ عورتیں جو اولاد ہونے سے بالکل محروم ہیں۔ اور اس حسرت میں نہائت غمگین ہیں کہ افسوس ہمارے بعد ہماری نسل منقطع ہونے والی ہے۔ وہ ہرگز نہ گھبرائیں۔ بصد شوق یہ دوا استعمال کریں۔ قطعی اولاد پیدا ہوگی۔ ہزارہا بانجھ عورتیں اس دوا سے صاحب اولاد ہو گئیں نہائت مجرب دوا ہے۔ قیمت ۲۔

تریاق جریان۔ دھات۔ رقت۔ تبعض دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر پنڈلیوں کا اینٹھنا الغرض انتہائی کمزوری ہونا جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوش و خرم بنانا اس کا کام ہے مختصر یہ کہ یہ وہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف عہ (دو ٹ) فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ ملنے کا پتہ:

مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۷ رجون۔ فرانس کی سوشلسٹ کابینہ نے وزیر اعظم کی نئی تحریک جس میں مزدوروں اور کارکنوں کے لئے ہفتہ میں چالیس گھنٹے کام کرنے۔ رخصتوں کی تنخواہ دینے، عمر رسیدہ مزدوروں کو پنشن دینے وغیرہ وغیرہ کی تجاویز شامل ہیں منظور کر لیا ہے۔ گورنمنٹ بہت جلد پارلیمنٹ کو ان اصلاحات کے جاری کرنے کی تحریک کرے گی۔ اور تفصیلات کے مرتب ہونے پر انہیں احکام میں تبدیل کیا جائیگا۔

سیالکوٹ ۶ رجون۔ غلام محمد شوخ کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵ الف جو مقدمہ دائر ہے۔ اس کے انتقال کے لئے بعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب سیالکوٹ اس نے درخواست دے رکھی تھی۔ جو آج نامنظور ہو گئی۔

بنارس ۷ رجون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بارہ وفات کے روز سنیوں اور شیعوں میں شدید لڑائی چھڑ گئی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر طرفین کے بائیس آدمی مجروح ہوئے۔

حیفہ ۷ رجون۔ کل صبح کے فسادات کے نتیجہ کے طور پر ایک ہوائی گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ اور ایک مجروح ہوا۔

لاہور ۷ رجون۔ آج باغ بیرون دہلی دروازہ میں احراریوں کا جو جلسہ منعقد ہوا اس میں دو مرتبہ دھینگا مشتی ہوئی۔ مسٹر مظہر علی کی تقریر پر احراری اور نیلی پوشوں میں تصادم ہو گیا۔ اور بیس منٹ تک ایسی ہڑبونگ مچی کہ جلسہ درہم برہم ہو گیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد جب قدرے سکون ہوا۔ تو پھر تقریر شروع کی گئی۔ لیکن حاضرین جلسہ کی طرف سے اعتراضات کی بے پناہ بوچھاڑ کر دی گئی۔ مسٹر یعسوب الحسن نے سٹیج پر آکر مسٹر مظہر علی کو احرار کی موجودہ پوزیشن واضح کرنے کے لئے کہا۔ تو چند احراریوں نے انہیں سٹیج سے اتارنے کی کوشش کی۔ اور دھکے دیئے۔ اس دفعہ پھر فریقین میں سخت دھینگا مشتی اور دھکم پیل ہوئی۔ کرسیاں اٹھا کر ایک دوسرے پر پھینکی گئیں۔ حاضرین کی کثیر تعداد جلسہ سے چلی گئی۔ پولیس کی ایک جمعیت انتظام کے لئے جلسہ گاہ میں پہنچ گئی۔ اور آہستہ آہستہ ہنگامہ کو فرو کیا۔

مدراس ۷ رجون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل کسی نامعلوم شخص نے اوٹی میونسپل کونسل کے صدر کو گولی سے ہلاک کر دیا۔

لنڈن ۷ رجون۔ لنڈن کی حبشی سفارت میں شاہ ہیل سلاسی کے استقبال کے لئے ڈاکٹر مارٹن سفیر حبشہ نے انتظام کیا۔ لیکن حاضرین کی تعداد کچھ زیادہ نہ تھی۔

جہلم ۷ رجون۔ پرسوں جہلم میں قریباً ۱۵ منٹ شدید بارش اور ژالہ باری ہوئی۔ اور دو چھٹانک وزن کے اولے پڑے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سے پیشتر اتنے بڑے اولے یہاں کبھی نہیں پڑے تھے۔

پیرس ۷ رجون۔ ایک فرانسیسی اخبار کا نامہ نگار متعینہ روما لکھتا ہے کہ اگر اطالیہ کے خلاف جون کے آخیر تک تعزیرات پر خط تنسیخ نہ کھینچ دیا گیا۔ تو جرمنی اور اطالیہ کے درمیان ایک دوسرے پر جارحانہ اقدامات سے مجتنب رہنے کے معاہدہ پر عمل درآمد شروع ہو جائیگا۔ اس معاہدہ کی تفصیلات یہ ہیں کہ (۱) اطالیہ جرمنی کے اس مطالبہ کی حمایت کرے گا۔ کہ اس کی نو آبادیات اسے واپس دیدی جائیں۔ (۲) اگر جرمنی نے بلقان میں پاؤں پھیلانے چاہے۔ تو اطالیہ کی طرف سے کوئی مخالفت نہ ہوگی۔ (۳) جرمنی آسٹریا کی خود مختاری اور علیحدگی سے متفق رہے گا۔ اور ہرگز دوبارہ لیگ کا ممبر بننے کی کوشش نہ کرے گا۔

منصوری ۷ رجون۔ آج اٹاوہ کے نوازدہ سالہ پہلوان شاماخان کے ساتھ پون گھنٹہ کشتی لڑنے کے بعد جرمن پہلوان کریمر کا دم اکھڑ گیا۔ اور اس نے کشتی لڑنے سے انکار کر دیا۔ مقابلہ برابر کا رہا۔

کلکتہ ۷ رجون۔ آج دھبری (آسام) میں زبردست آندھی آئی۔ جس سے بنگلوں، گوداموں اور گوداموں کو سخت نقصان پہنچا۔ دریائے برہم پتر اور گوداوری میں طغیانی آگئی ہے۔ اور پانی ابھی تک چڑھ رہا ہے۔

اناؤ ۷ رجون۔ یوپی پولیٹیکل کانفرنس کی سبجیکٹس کمیٹی کے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے جنگ کے خطرہ کے پیش نظر ایک رزولیوشن پیش کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ ہندوستان کو ہرگز آنے والی ملوکانہ جنگ میں حصہ نہ لینا چاہیئے۔

لنڈن ۷ رجون۔ آج کنگس ٹاؤن میں آئرش سینٹ کا ممبر ای جی ورگن اینگلو آئرش معاہدہ کے موضوع پر ایک تقریر کرتا ہوا یکایک بے ہوش ہو کر گر پڑا اور چند منٹوں کے بعد مر گیا۔

شملہ ۷ رجون۔ حکومت پنجاب نے اضلاع حصار، شیخوپورہ، لائل پور، شاہ پور، جھنگ ملتان اور نیلی بار میں فصل ربیع کے موقعہ پر زمینداروں کو ساڑھے گیارہ لاکھ روپیہ مالیہ معاف کر دیا ہے۔

پیرس ۷ رجون۔ فرانس کا نیا وزیر اعظم ایم بلوم مزدوروں اور کارخانوں کے ملازمین کے نمائندوں کو اپنے پرائیویٹ دفتر میں بلا کر ہڑتال کے تمام پریشان کن مسائل کے حل پر غور کر رہا ہے۔

پیرس ۷ رجون۔ فرانس میں ہڑتالیوں کی تعداد ۵ لاکھ ہزار سے متجاوز ہو چکی ہے۔ رسل و رسائل کے ذرائع کے علاوہ باقی ہر کام پر اثر پڑ رہا ہے۔ ویلنیاں میں کانوں کے مزدوروں نے کوئلے کی کانوں کے دفاتر پر حملہ کر دیا اور پتھر پھینک کر عمارت کی کھڑکیاں توڑ دیں۔ موٹر کاروں کو جبراً روک لیا گیا۔ اور موٹروں کے ٹائر پھاڑ دینے کی دھمکی دے کر موٹر ڈرائیوروں سے نقدی چھین لی گئی۔

پیرس ۷ رجون۔ ایبلز برگ اور رینز کے درمیان پیرس واشنا ایکسپریس پٹڑی سے اتر گئی جس کے نتیجہ میں دو مسافر ہلاک اور چھ مجروح ہوئے۔

لنڈن ۷ رجون۔ مسٹر انتھونی ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ برطانیہ جارحانہ اقدامات سے اجتناب اور باہمی امداد اور باہمی تعاون کے معاہدہ میں بڑے شوق سے شریک ہونے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ اس میں ایک شق فضائی معاہدہ کی ہو۔ اور فوجوں کی تحدید کا بندوبست بھی کیا جائے۔ لیگ کے متعلق کہا۔ کہ ہمیں لیگ کو ہر حالت میں برقرار رکھنا چاہیئے۔ اور اگر اس کی از سر نو تشکیل کرنی ہو۔ تو صرف ایسی جس سے قیام امن کے لئے لیگ کو زیادہ موثر بنایا جا سکے۔ حکومت برطانیہ ہر ایسے موقعہ کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہے۔ جس سے دنیا کے اسلحہ کی تحدید کی جا سکے۔

ایبٹ آباد ۷ رجون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک مسلمان نے کلہاڑی سے ایک سکھ کو قتل کر دیا۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ ایک سکھ اپنی دکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور ایک ہندو راستہ سے گزر رہا تھا۔ ہندو نے سکھ کو کہا۔ کہ آج بعد نماز جمعہ مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوگا۔ اس کے جواب میں اس سکھ نے کچھ نازیبا الفاظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں کہے۔ جس کو سن کر ایک مسلمان جوش میں آگیا۔ اور کلہاڑی سے اس کا کام تمام کر دیا۔

احمد آباد ۷ رجون۔ کپڑے کی مانگ کم ہو جانے اور مال فروخت نہ ہونے کی وجہ سے مجبور ہو کر احمد آباد کے ایک کارخانہ دار نے اپنے عملہ اور کاریگروں کی اطلاع کے لئے ایک اعلان چسپاں کر دیا ہے۔ کہ یکم جولائی سے ایک غیر معین مدت کے لئے کارخانہ بند کر دیا جائیگا۔ خوف ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر اشیاء کی مانگ کی حالت یہی رہی۔ تو ابھی کئی اور کارخانوں کو کام بند کرنا پڑے گا۔

بمبئی ۷ رجون۔ حکومت بمبئی نے مجلسی نقائص کے ارتفاع کے سلسلہ میں راؤ بہادر ایم۔ سی راجہ کی طرف سے پیش کردہ بل کے متعلق عوام خصوصاً ہندو قوم کے مختلف فرقوں سے استصواب رائے کیا ہے۔ اس بل کے متعلق اسمبلی نے حال ہی میں فیصلہ کیا تھا کہ استصواب رائے کے لئے صوبائی حکومتوں کے پاس بھیجا جائے۔ بل کے ذریعہ ایک ایسے قانون کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے دیوانی یا فوجداری عدالتوں کے ذریعہ چھوت چھات کی وجہ سے پیدا شدہ تمام نقائص کا کلیتہً استیصال کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۷ رجون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل صبح عرب ہڑتالیوں اور فوجیوں کے درمیان پھر تصادم ہو گیا۔ جس میں ایک عرب ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔ بہت سے عربوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی